یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N. 35

اخبار اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دنیوی خدمات کرنا۔

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی ... کرنا۔

قواعد و ضوابط

... پیشگی آنی چاہئے۔

... خطوط وغیرہ واپس نہونگے۔

... نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند بلا قیمت طبع ہونگے۔

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے — عہ

والیان ریاست سے — للعہ

رؤساء و جاگیرداران سے

عام خریداروں سے

چھ ماہ کے لئے

ممالک غیر سے سالانہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونی چاہئے۔

نمبر ۳۱ امرتسر مورخہ ۸ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۲۴ ہجری جلد ۳

خلافت و امامت

۱۸- مئی کے اہلحدیث میں ہم نے اس بحث کو یہاں تک پہونچایا تھا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو شیعہ نے ظالم کہا تھا۔ غلط ہے اور جو ان کے ایمان کا ثبوت قرآن شریف سے مانگا تھا وہ بھی دیا تھا۔ اب آج ہم رسالہ اصلاح کی تقریر کے اس حصہ کی اصلاح کرتے ہیں جو شیعہ سنی میں اول باعث فساد ہوئی تھی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کا ورثا میں مثل امتیوں کے تقسیم نہونا۔ اس مسئلہ کی آڑ میں تو جو کچھ شیعہ نے زہر اگلے ہیں سب جہان کو معلوم ہیں۔ مگر درحقیقت یہ سب غصہ اور زہر انکا محض جہالت اور خود اپنی کتابوں سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ ہمیں علماء شیعہ پر اتنا تعجب نہیں جتنا علماء سنت پر ہے کہ آجتک ہم نے کسی عالم سنت کی تصنیف میں اسکا جواب شیعہ کی مستند اور مسلم کتابوں سے نہیں پایا۔ ناظرین! ہمارے ان دونوں دعووں سے تعجب نکریں۔ بلکہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھنڈے دل سے غور کریں تو ان پر ہمارا صدق ظاہر ہو جائیگا۔

خیر بہر حال شیعہ جو سلوک مسلمانوں کے اول المحسنین کے ساتھ ہوا ہے اسکا بالاجمال بیان مندرجہ ذیل منقولہ کلام سے ہو سکتا ہے۔

یہاں پر قضیہ فدک کو منضم کر کے معنی ظلم کو منطبق کرنا چاہئے کہ آیا ظلم سابق و حال اور مستقبل بھی بلکہ معنے اس کے صحیح ہوتے ہیں۔ یا کیا۔ ہم اس جگہ پر دعوی فدک کی صلت اور مدعیہ کی عظمت کو پیش کرنا نہیں چاہتے کہ یہ امر خلاف دعوی یک دیگر حکم گیرے ہوگا اور دلائل اس کے کثیر و بسیط بھی ہیں جن سے حذر کرنا اختیار کیا گیا ہے بلکہ ہم بنظر تحقیق حق کے صحاح کی چند حدیثوں کو پیش کرتے ہیں جو بجواب دعوی فدک کی بعد تنقید داخل صحاح ہوئی ہیں اور کتب سیر کی مرویات بھی پیش کیجاتی خالی رد و قدح سے نہیں کہ اکثر مواقع پر انکو نامعتبر ٹھہرایا جاتا ہے۔ اول وہ حدیث مشہور ہے جو بر طبق دعوی فدک کے سر وقت حضرت عتیق سے بہ راہ رد وہ بھی فرما دیتے تھے کہ ان رسول اللہ قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل آل محمد من ہذا المال کما اخرجہ البخاری و مسلم والجوہری واللفظ للجوہری یعنی بتحقیق رسول خدا نے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء وارث نہیں چھوڑتے ہیں جو چیز کہ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوا اور جز این نیست کہ آل محمد اس مال سے بقدر ماکول کھاتے ہیں۔ اور کھائینگے۔ اس حدیث میں دو جملے ہیں ایک متروکہ نبی کا صدقہ ہونا۔ دوسرے آل محمد کو صدقہ خوار قرار دینا۔

ahmadimuslim.de

دوسری حدیث وہ ہے جو بعد فراہمی خاطر شورش اور بعد علاوہ در تصرفات صدقہ مذکورہ کے مصارف ذاتی اور اپنے عمال اور اولاد و عیال کی ظاہر فرمائی گئی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی و مؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ کما فی المشکوٰۃ یعنی میرے ورثا دینار میرے ترکہ سے تقسیم نہ کریں گے اور جو میں نے چھوڑا ہے وہ بعد نفقہ ازواج و مایحتاج عمال کے صدقہ ہے۔ اسمیں ازواج و عمال صدقہ خوار قرار نہیں دئے گئے۔ فافہم۔ تیسری حدیث وہ ہے کہ جو بعد نظر غور فرمانے صدقہ مخصوص دینار مذکورہ اور صدقہ ثابت نہونے باغات و اراضیات کے متروکہ نبی میں ابوبکر صدیق نے ارشاد فرمائی ہے کہ:۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اذا اطعم نبیا طعمۃ فھی للذی یقوم من بعدہ ملخص ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جو نبی کو وجہ معاش بذل فرماتا ہے پس وہ بعد نبی حق انکے قائم مقام کا ہے۔ جو ابوداؤد محدث نے سنن کی کتاب میراث النبی وقصہ فدک میں انکو لکھا ہے جسکا مفاد احکام میراث قرآنی سے بالکل علیحدہ تازہ بتازہ انتقال متروکہ کا بحق خلیفہ ہے اور جو وشماریاں بوجہ خصوصیت صدقہ کے خلیفہ کو نہل و عطا میں ساتھ پیش آئی تہیں اور بوجہ صدقہ ہونے متروکہ کے کل مسلمان انکو مستحق تہے اور خصوصیت اُسکی مصرف کے مصارف جہاد و تجہیز جیوش پر تہی اور دیگر خواہش خلیفہ میں صرف کیا شل عطائے فدک عثمان مروان مورث طعن و سلام تہا۔ وہ سب اشکالات اس حدیث نے حل کر دئے مگر ساتھ ہی ساتھ انکو تصرف فدک میں جو صدقہ ہونا بیان ہوا تھا۔ وہ اس حدیث متروکہ نبی بحق خلیفہ نے جلوکہ دمقبوضہ ذاتی جتلا دیا جسطرح فی زماننا متولیان اوقاف بھی بہی شعار پیروی خلفاء کبار میں اختیار کئے ہوئے ہیں کہ ابتدا میں بڑے متقطع متقا طا متولی موقوفہ بنتے ہیں وانہ خردل فی نل سے بھی نکالکر انبار موقوفہ میں شامل کیا کرتے ہیں اور حبہ حبہ کا حساب کیا کرتے ہیں بالآخر جب تا بحیا فتہ ہو جاتے ہیں سب تہیا لیں بالا تحوالاتی دنگکر قبضہ املاک میں اوتجیہ آتے ہیں۔ اسطرح خلیفہ صاحب نے متروکہ نبی کو صدقہ بتلایا اور بنظر تالیف قلوب شمار کے اونکو بہی مستحق ہونا لکھا پہر اُس صدقہ میں سے نفقات ازواج و مؤنۃ عمال حسب ضرورت خلل محضوص مستثنیٰ ہونا فرمایا اور رقم... ... متروکہ پیغمبر کے خود مالک بلا شرکت غیرے بنگئے اور اس دوران میں کبہی بہی وعدہ انما یاکل آل محمد من ھذا المال کو یاد نہیں کیا۔ حدیث حضرت عائشہ فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ منھا شیئا فوجدت من ذالک علی ابی بکر وھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت یعنی ابوبکر نے انکار کیا کہ فاطمہ کو فدک میں سے کچھ بہی حوالہ کریں پس وہ سیدہ ابوبکر سے غضبناک ہوئی اور مہاجرت کی ابوبکر سے یہانتک کہ انتقال فرمایا۔ اس خلف وعدگی شاہد ہے اور یہ علامت اذا حدث کذب واذا وعد خلف واذا اؤتمن خان صحیح مسلم میں مخصوص گروہ نامور کے ماثور ہے جسمیں حضرت خلیفہ نے اپنے اظہار سیرت سے پیشقدمی فرماکر اس گروہ کی پیشوائی قبول فرمائی ؟؟

ناظرین اس کلام بے نظام کا خلاصہ سمجھ گئے ہونگے کہ سارا غصہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ سے حصہ کیوں نہ دیا۔ کیوں حدیث مصنوعی بنالی۔ پس تمام مدار کار یہی بات ہے لیکن جب ہم اسکا ثبوت شیعوں ہی کی معتبر کتابوں سے دیکھیں تو ہمارے ناظرین حیران ہونگے۔ کہ ان علماء شیعہ مدعیان علم و عقل کو کیا کسی کی بد دعا لگ گئی ہے کہ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ جنپر مثل صادق آتی ہے کہ اپنا گھر شیشوں کا بناکر دوسروں پر پتھر برساتے ہیں۔ بخاری و مسلم کی جس حدیث پر راقم مضمون نے اتنی خفگی کی ہے۔ انہی معنے کی حدیث خود شیعہ کی معتبر کتاب کلینی میں موجود ہے۔ پس غور سے سنئے!

قال ان العلماء ورثۃ الانبیاء وذالک ان العلماء لم یورثوا درھما ولا دینارا وانما اورثوا احادیث من احادیثھم فمن اخذ بشیئ منھا اخذ حظا وافرا۔ (اصول کلینی کتاب العلم) یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انبیاء کے وارث علماء ہوتے ہیں کیونکہ انبیاء درہم و دینار تو وراثت میں دیتے نہیں۔ وہ تو علم کی باتیں دیا کرتے ہیں۔ پس جو کوئی ان علمی باتوں کو لیتا ہے حقیقت میں وہی کامل حصہ لیتا ہے۔

اس حدیث مندرجہ کلینی کے جو معنے علماء شیعہ خصوصاً مجتہد العصر اڈیٹر رسالہ اصلاح کے نزدیک ہو سکیں وہ ذرہ تشریح کے ساتھ شایع کریں۔ مگر جو لفظی ترجمہ ہو وہ تو یہی ہے جو ہم نے لکھا ہے جسکا مطلب صاف وہی ہے جو بخاری مسلم کی متفقہ حدیث میں آیا ہے جسکو راقم مضمون مذکورہ حضرت صدیق کی نیز دو زبانی کا نتیجہ قرار دیتا ہے مگر نہیں معلوم مقتدیان شیعہ نے اپنے سلسلہ روایت سے اسکو اپنی معتبر کتاب کلینی میں کیوں درج ہونے دیا۔ شائد کلینی خلافت صدیقیہ کے زمانہ میں تصنیف ہوئی ہوگی۔ اس لئے مصنف نے از راہ تقیہ حدیث مذکور درج کر دی۔ والا سبحان اللہ۔ پس جناب شیعہ اس حدیث مندرجہ کلینی کا معقول جواب دیں۔ انکا حق نہیں کہ صدیق اکبر پر عدم تقسیم ترکہ نبوی کی وجہ سے اعتراض کریں۔

ahmadimuslim.de

ایسا ہی حدیث نمبر اوّل اور نمبر دوئم میں جو تعارض آپنے بتایا ہے یہ بھی آپ کی خوش فہمی اور حدیث دانی کی دلیل ہے۔ سنئے! حدیث نمبر اوّل میں روایت مجملہ ہے اور نمبر دوئم میں کسی قدر مفصلہ۔ حدیث نمبر سوئم کی نسبت بھی آپکی بعض بدگمانی اور کدورت نفسانی ہے ورنہ مضمون صاف ہے کہ خلیفہ وقت جو کل امور مفوضہ نبی کا نائب ہے اسلئے اسکا ترکہ بھی اسکی تولیت میں ہے اسی لئے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ واکرم نے حضرت علی مرتضیٰ اور عباس رضی اللہ عنہما سے بوقت نزاع فرمادیا تھا کہ تم سے اگر ترکہ نبی کا انتظام نہیں ہوسکتا۔ تو چھوڑ دو میں خود انتظام کر دونگا۔ مگر یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ میں تقسیم کرکے تمکو حصے بانٹ دوں۔ باقی جسقدر باتیں ہیں فضول ہیں اور سب کی سب اس غیظ وغضب پر مبنی ہیں کہ حضرت صدیق نے حضرت سیدہ کو ترکہ سے حصہ نہیں دیا لیکن جب خود شیعہ کی حدیث مذکورہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا ترکہ مالی نہیں ہوتا۔ بلکہ علمی ہوتا ہے تو جبتک اس حدیث کو علما شیعہ متفق ہوکر حرف غلط کی طرح نہ مٹائیں گے۔ کوئی جواب انکا قابل جواب نہوگا۔

چوتھی حدیث میں جسقدر غلط گوئی آپنے کی ہے مجھو خطرہ ہے کہ آپ کی تمام عمر کی مرثیہ خوانی کا ثواب ضایع ہوگیا ہو۔ حدیث مذکور کا شروع یوں ہے۔ کہ:۔

ان فاطمة والعباس اتیا ابابکر یلتمسان میراثہما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دیکھو بخاری کتاب الفرائض) یعنے حضرت فاطمہ اور عباس دونوں ابوبکر صدیق کے پاس اپنی وراثت طلب کرنے کو آئی جو پیغمبر خدا سے ان کو پہونچتی تھی۔ اسپر ابوبکر نے حدیث معلومہ بیان کرکے دینے سے انکار کیا۔ اس حدیث کا مطلب ہے کہ انکو بطور وراثت دینے سے انکار کیا۔ جو انکا مقصود تھا۔ نہ یہ کہ بطور خرچ خوراک کے بھی نہ دیا۔ واللہ اگر تم ایسے معنے اس حدیث سے سمجھو تو شیخ سعدی مرحوم کا قول بالکل صادق آئیگا کہ ؎ گلست سعدی و در چشم دشمنان خارست۔

پس بخاری میں اس حدیث کا سیاق سباق دیکھو اور اپنے الزامات بیہودہ کو واپس لو ورنہ مجھو خطرہ ہے کہ تم اُن لوگوں میں ہو جاؤ جنکی بابت قرآن شریف میں ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا یعنی جو لوگ ایمانداروں کو بغیر کسی گناہ کے ایذا دیتے ہیں وہ بہت بڑے بہتان اور ظاہر گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (باقی باقی)

ہمارے حنفی بھائی

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ✣ کہ بامن کرد ہرچہ آشنا کرد

زمانہ ترقی کرگیا علمی روشنی نے جہالت کی ظلمت کو فنا کردیا۔ دینی اور دنیاوی تحقیقات کی انتہا ہوچکی۔ مگر تاہم ہمارے بعض بھائی ہیں کہ انکو وہی تنگ وتاریک کنوئیں ہی باغ جنت نظر آرہے ہیں انکو زعم میں دنیا ہے تو انکی چاردیواری اگر دین ہے تو معمولی گپ گذاری۔ ۲۰-اپریل کے اہلحدیث میں ایک امرتسری نامہ نگار کا مضمون چھپا تھا جس میں نامہ نگار نے لکھا تھا کہ میں نے ایک مسجد میں وعظ سنا ہے کہ حضرت پیر صاحب نے لڑکپن میں بسم اللہ پڑھکر پتھر کو سونا کردیا۔ ایک مردہ کو زندہ کردیا۔ پیر صاحب کے والد ایک روز خفا ہوئے اور پیر صاحب قبرستان کی طرف بھاگے اور مردوں کو پکارا۔ تو سب مردے زندہ ہوکر پیر صاحب کی حمایت کرنے لگے وغیرہ وغیرہ۔

ایسی ایک فضول اور سراسر جھوٹی روایت کا رد بھی ہمارے بھائیوں کو ناگوار گذرا گویا انکے نزدیک اسلام ہے تو یہی ہے کہ جو کچھ وہ کہیں انکو تسلیم کرلیا جائے۔ چنانچہ انبالہ کا اخبار تیغ اسلام اس مضمون کو دیکھکر آپے سے باہر ہوکر لکھتا ہے۔ **بقول وہاب نجدی کی جے**" اس عنوان کو قائم کرکے ایک مختصر سی تمہید کے بعد لکھتا ہے:۔

یہ بڑی برکت والی لائق فائق عالم فاضل یہ جھگڑا طے نہ کرسکتی تو پھر ہمارے بہائی بیچارے مولنا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کیا کرسکتے ہیں اگر آپکو وہابیت پسند ہے تو آپ شوق سے اس کے پابند رہیں جو آپ سے اس کے مسائل پوچھیں ذوق سے بتائیں۔ یہ کیا انصاف ہے کہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے اپنے حنفی بھائیوں کے ساتھ چھیڑ خانی کئے جانا۔ اور انکا دل دکھانا۔ دیگر وہابیوں کی نظروں سے انہیں گرانا۔ پھر آپس میں نفاقی شعلوں کا بھڑکنا۔ کس قدر اسلام کو نقصان دہ ہے اگرچہ ہم خود تو نہیں چاہتے۔ کہ اپنے وہابی بھائیوں کے ساتھ تیغ وسپر ہوں جسکا نتیجہ سوا خونریزی کے اور نہ نکلیگا اور جو نکلا ہے وہ ہے کہ حنفیوں اور وہابیوں میں نزاع بڑھی۔ اسلام میں ضعف آئے۔ مگر آپ کی تحریرات نے آج وہاب نجدی کی جو یاد دی۔ کسی تعصب والے کے چہرہ کرے نے اہلحدیث ۲۰-اپریل صفحہ ۴ پر بعنوان "شناختن درہرہی" [illegible] ایک مضمون شائع کرکے اپنے آپ کو آریوں کا ایک گروہ قرار دیا ہے اور حنفیوں کو شناختن دہریہ [illegible] اولیاء کرام کی کرامات کو شناختن دہریہ والول

ahmadimuslim.de

کی کتھا بنائی ہے۔ آخر میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی جو مختصر عبارت نقل کی جسکا یہ مضمون ہمارے ہاں پڑھا گیا۔ اسوقت بے ساختہ ہماری زبان سے یہ کلمہ نکلا "بول وہاب نجدی کی جے" زبان سے یہ نکلنا ہی تھا کہ چند احباب جو اسوقت موجود تھے سب نے یکزبان ہوکر کہا "وہاب نجدی کی جے" اس جے کے ساتھ دفتر گونج اٹھا۔ بعد میں وہ سب احباب شرمندہ ہوئے کہ یہ کیسی حرکت ہم سے سرزد ہوئی۔ خیر اب اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ مولانا موصوف کی ایسی قبیح حرکات کو کون محبت کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے۔ ہم ایسے اخبارات کو جنمیں مسلمانوں کے دل دکھائے جائیں۔ اور آپس ہی میں انکی کشتی کرائی جاوے ... دہلی میں مرزا صاحب ہیں اور امرتسر میں مولوی صاحب پس دو چار اور ایسے ہی ہوجائیں تو اسلام کا کام تمام ہے۔ اخبارات قلعہ وملت اور بہبودی قوم کے لئے نکالے جاتے کیا مولوی صاحب کے دل میں یہ سمائی ہوئی ہے کہ ہم ہی دنیا کی تمام خرابیوں کے مالک ... پر ہیں اور ناقی یہ گروہ بندگان خدا امت رسول اللہ سب گمراہ ہیں ... یا مولوی صاحب کی تمنا یہ ہو کہ حنفیوں اور وہابیوں کا تصفیہ ہوجائے۔ یہ بھی محال ہے۔ جبکہ صدیوں میں شیعوں اور سنیوں کا جھگڑا طے نہ ہوا تو کل کے بیچارہ نجدی بچارہ کے پیروں کا جھگڑا کیونکر برسوں میں طے ہو سکتا ہے۔"

ناظرین! اڈیٹر اخبار مذکور کی دیانت داری دیکھو کہ اخبار اہلحدیث کے مضمون کا خلاصہ تک نہیں دیا۔ تاکہ ناظرین جان سکیں کہ واقع کیا ہے اور اڈیٹر صاحب کس بات پر اتنے خفا ہوئے ہیں۔ **اڈیٹر صاحب!** ہمیں آپ پر نہیں بلکہ آپکے ناظرین پر رحم آتا ہے کہ آپ اسلام کے وکیل بنکر آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ پر نکلے ہیں اور اپنے ناظرین کو اسلام کی سچی تعلیم پہنچانے کے ذمہ دار ہوئے ہیں مگر غیرت سے آپنے اسلام سمجھا تو یہ کہ ایسی گپوں اور کٹھ ملاؤں کی دل خوش کن ذٹلوں کو اور ایسی بیہودہ اور بے ثبوت گپوڑوں کا رد کرنا باعث تفرقہ جانتے ہیں۔

اڈیٹر صاحب! مجھے آپ کی حالت پر بہت ترس آتا ہے کہ آپکو اتنی بھی خبر نہیں کہ دنیا بھر کی غلطیوں کو صاف کرنا اسلام کا پہلا فرض ہے۔ اسلام کہتا ہے حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ سچوں کا ساتھ دو۔ اسلام کہتا ہے وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا ظالموں کی طرف بالکل نہ جھکو مگر افسوس ہے کہ آپ ایسی دل خوش کن گپوں کے رد کرنے کو دو بیتہ اور کیا نہیں کیا تصور فرماتے ہیں۔ واہ جی اسلامی وکیل آپکے کیا کہنے ہیں۔

اڈیٹر صاحب! حقیقت میں آپنے جیسا اسلام کو نہیں سمجھا حنفی مذہب کو بھی نہیں جانا گیا ہے۔ حنفی مذہب ان گپوں کا نام نہیں اگر آپ سمجھ نہ سکیں تھا۔ علماء نہ ہو تو علمائے دیوبند سے جو اسوقت حنفی مذہب کے نمونہ ہیں دریافت کریں۔ اگر دور جانے یا پوچھنے کی تکلیف ہو تو آپ کے قریب انبالہ میں جناب مولوی نور الحسن صاحب حنفی مدرس ہیں انہی سے دریافت کریں کہ ایسی گپوں کے رد کرنے سے حنفی مذہب کی کونسی چول ڈھیلی ہوتی ہے۔

علاوہ اس کے آپ کی سادگی پر یہی دلیل ہے کہ آپ جماعت اہلحدیث کو عبدالوہاب نجدی کے پیرو کہتے ہیں۔ جیسے عام جاہل لوگ کہا کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ ہی کی معتبر اور فقہ کی مستند کتاب رد المختار میں لکھا ہے کہ عبدالوہاب حنبلی مذہب کا مقلد تھا (دیکھو رد المختار باب البغاۃ) اور مولانا رشید احمد صاحب مرحوم حنفی گنگوہی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں انکے عقائد عمدہ تھے اور مذہب انکا حنبلی تھا۔ (دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۸) دیکھو آپ نے اپنے ہی بزرگان کی مخالفت کس طرح سے کی ہے۔ ایک تو آپنے عبدالوہاب نجدی کی تحقیر شان کی حالانکہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم انکی مدح فرماتے ہیں۔ دوئم آپنے کیسا سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ بولا کہ اہلحدیث کو عبدالوہاب کے پیرو کہا۔ حالانکہ وہ حنبلی مذہب کا مقلد تھا۔ اور اہلحدیث تو جیسے حنفی مذہب کے مقلد نہیں حنبلی کے بھی نہیں۔ ان کے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔ انکا مذہب ہے تو بس یہ ہے کہ

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار

پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ آریوں کے مقابلہ پر ایسا اسلام اور ایسا حنفی مذہب لیکر نہ نکلیگا۔ ورنہ آریہ تو کیا سناتنی ہندوؤں کے مقابلہ میں بھی آپ نہ ٹھیر سکینگے

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را۔

میں جانتا ہوں کہ آپ یا آپ کے حوالی موالی ہم پر خفا ہونگے اور خفگی میں شاید جواب بھی کچھ لکھیں۔ مگر سب سے مقدم فرض آپ کا یہ ہونا چاہئے کہ اس گپ کی سند بتا کر صحت کو پہونچادیں یا محققین علماء حنفیہ سے استصواب کریں ورنہ سمجھا جائیگا کہ آپ بھی انہیں میں سے ایک ہیں جنکی حق میں کہا گیا ہے ؎

ہر کس کہ بقرآن و خبر زو نہ رہی + آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی

رسالت محمدی کا ثبوت

از مولوی ابوالنعیم محمد عبدالعظیم صاحب حیدرآبادی

ناظرین! فی زمانہ مخالفین اسلام نے ایسا سر اٹھایا کہ مسلمانوں کے منہ تکتے

یہاں تک نوبت پہنچائی کہ ہمارے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعوذ باللہ رسالت کے انکار پر جھوٹی دلیلیں باطل خیالات محض واہیات تقریریں کرتے اور تحریریں لکھتے ہیں مگر خدا کا فضل ہے اور سچ ہے کہ اسلام روز افزوں ترقی کرتا رہیگا۔ ایسے موذیوں کے سر اٹھانے سے ہرگز ممکن نہیں کہ اسلام پر ذرا بھی دھبا آئے یا ترقی میں فرق ہو۔ اور بڑا رحم ہے خدا کا اسلام پر کہ انکی سرکوبی اور رد کرنیوالے بھی موجود ہی رہتے ہیں۔ جب وہ سر اٹھاتے ہیں تو اُن کے سر کو تحریر و تقریر سے کچل دیتے ہیں فالحمد للہ۔

پیارے ناظرین! چونکہ یہ لوگ رسالت کے انکار پر تحریر و تقریر سے گمراہ کرنے پر مستعد ہیں اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ انکا رد کیا کریں اسی وجہ سے میں ثبوت رسالت پر میرے سردار خاتم النبیین شفیع المذنبین ماحی الشرک والکفر افضل الانبیاء والرسل کے اس تقریر کو ختم کرونگا۔ اور آپ ہی کے حالات طیبات سے رسالت کا ثبوت دونگا۔ اور آپ ہی کی حالتوں کو بتلا کر یہ ثابت کرونگا۔ کہ بیشک آپ مبعوث من اللہ ہیں اور انکا پورا ثبوت صرف عقل و تجربہ دل جلوہ دیکر جلاؤں گا۔ اور نیز دوسرے منکران رسول کو۔ ناظرین! پہلے میں اُن منکران رسول اللہ سے پوچھتا ہوں۔ جیسے عیسائی یا یہودی کہ تم عیسےٰ موسےٰ کو کس طرح مانا اور کیوں؟ جواب اگر یہ دیا جائے کہ انکے معجزات سے جیسے موسےٰ کا عصا کو سانپ کر دینا اور اُسکا جادوگروں کے سانپوں کو نگل جانا۔ اور جیسے عیسےٰ علیہ السلام کا مردوں کا جلانا تو پھر صریح کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو کئی ایک معجزے بتلائے تھے جیسے انشقاق قمر اور سفر کے راہوں میں پانی نہ ملے تو آپکے مبارک انگلیوں سے پانی اتنا جاری ہوتا جس سے کروڑوں لوگ سیراب اور اپنے حوائج وغیرہ سے فارغ ہوتے اور دوسرے کثیر معجزے ہیں جنکی تفصیل و ذکر کے لئے اہلحدیث کے چار پرچے بھی بس نہونگے۔ لوگو اسی وجہ سے اسلام لانے میں تامل ہو تو پھر ان معجزات رسول اللہ پر غور کرکے کیوں مشرف باسلام نہیں ہوتے۔ چلو خیر اگر ان معجزات کا بھی تمہیں خیال نہیں ہوتا بلکہ اعوذ باللہ رسالت کا انکار ہی ہے تو اب اس رسالت کا ثبوت دیکھو جو اور طرح سے محض آپکے حالات بتلا کر دیا گیا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اُمی تھے آپنے نہ کبھی کسی اُستاد کی صورت دیکھی نہ کبھی کسی مکتب خانہ کی نہ آپ کبھی کسی عالم یا فاضل یا ادیب یا حکیم کی صحبت میں رہے نہ آپکے سر پر سایۂ والدین تہا جو آپ کچھ علم حاصل کرتے۔ اس حالت پر آپ نے اپنی قوم میں رسالت کا دعویٰ کیا۔ خدایا وہ قوم ایسی۔ دل انکے ایسے سخت جیسے پتھر۔ جنگجوئی میں ایسے چالاک کہ اگر اتفاق سے

دنیا ار لڑنا چاہتے تو لڑ لیتے اور کفر اور شرک میں مبتلا۔ بیرحمی۔ بداعمالی۔ بدکرداری رگ رگ میں بھری۔ ان خدا سے بالکل غافل حرام کاری۔ بے حیائی پر نازاں۔ خونریزی کا خانہ جنگی کا بڑے مشتاق۔ بعض کے بہنو نواجوں کے غلام۔ جہالت کے پتلے۔ ظالم۔ سنگدل۔ سفاک۔ جھگڑالو۔ ہٹیلے۔ ضدیلے۔ غرض سے

چلن اُن کے جتنے تھے سب وحشیانہ ✦ ہر اک لوٹ اور مار میں تہا یگانہ۔

ناظرین! ان سب باتوں کے علاوہ ایسی ہی حالت اُس قوم کی تہی۔ اگر کیسے سے کیسا بڑا فصیح و بلیغ انکو سمجھاتا گروہ نہ مانیں اس طرح کہ سخت حالت میں بھی آپ نے رسالت کا دعوےٰ کرتے تھے اور اپنے وہ خداداد فصیح تقریر و شیریں بیان و فیض زبان سے انکی جہالت کو چھوڑایا اور ان میں مواخات کردیا اور اتفاق کو بڑھادیا انکو بت پرستی شرک کفر سے بچایا اور وہ جو تماثیلوں کی پرستش کرتے تھے۔ قبوروں کو سجدہ گاہ بنایا تہا۔ اُن سے استغاثہ طلب کرتے تھے۔ اولاد مانگتے تھے۔ ہر قسم کی تمنا بر لانے کی درخواست کرتے تھے چھڑایا اور یہ نصیحت کرنے لگے علیہ التحیۃ والسلام

اتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم شیئا ولا یضرکم اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون ۔ اور اسی طرح سینکڑوں نصیحتیں کیں۔ حاصل تمام کل جہالت کی باتوں کو مٹایا۔ خیال کرنیکی بات ہے۔ یہ جاہل قوم ان نصائح کو سنکر موم جیسی ہو گئی۔ جہالت۔ خونریزی۔ جنگجوئی باہمی سے باز آئی۔ اتفاق کو بڑھایا اور بدچلنی بدکرداری بداعمالی بت پرستی شرک و کفر سے تائب ہو گئی۔ غرض وہ کیا نبی ہوگا جس سے ایسی جاہل قوم سب ایسے بدا طوار سے منہ موڑی وہ کیا فصاحت ہوگی جس سے اچھے اچھے فصحا قائل نادم ہوتے تھے وہ کیا بلاغت ہوگی جس سے بڑے بڑے بلغا مطیع ہو گئے۔ عجیب بڑی بات وہ کیسا سمجھانے والا ہوگا جس سے ایسی پوچ ہیچ قوم راہ راست پر آئی چلو۔ نعوذ باللہ حضرت کی رسالت کے قطع نظر یہ تبلاؤ کہ ایسا شخص کون ہوگا۔ جو ایسے بڑے جاہل قوم کو اُن کے بداطواروں سے اپنی تہوڑی مدت عمر رسالت میں بچایا یہی کہو گے کہ ایسا شخص بڑا ہی فصیح و بلیغ ہے بلکہ سید الفصحاء والبلغاء کہیں تو بجا ہے اور جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُمی تھے اور اُمی ہو کر اتنی فصاحت و بلاغت جسپر بڑے بڑے فصحاء بلغاء شیدا۔ یہ بلا رسالت سوائے خدا کے رسول کے کسی کی نہیں ہوسکتی یہی بڑا بھاری ثبوت آپکی رسالت کا۔ مگر منکروں کو کہاں یہ عقل ہے کہ سمجھیں یہ منکران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم انکو ایسے نبی کی طرف بلاتے ہیں جنکی پیاری حالتیں بھی ظاہر ہو چکیں۔

پھر اب اُن مسلمانوں کے فرقوں پر افسوس کرتا ہوں جنہوں نے ایسے رسول کی اتباع

ahmadimuslim.de

کو کافی نہ سمجھا اور وید و بجو کو شریک کیا۔ دوسرا ۔۔۔ کیا اپنے نبی کے اقوال جو اپنے سنت
قوم کے لئے کافی ہو۔ ہم عیسیوں کے لئے تو کافی ہوگا جو زید بکر عمر کے اقوال و قیاسات کی
ضرورت ہوتی ہے۔ خدایا افسوس ہو ان کی زندگی پر جو دل میں ۔۔۔ کی اتباع
میں ہو رہیں ہیں

نا حق تجھو اور کچھ ہوس ہے + قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے۔
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار۔

آریوں سے چند سوال

(از نامہ نگار) چونکہ بزعم خود آریہ سماج ایک آسمانی کتاب کا پیرو ہے اُنکا عقیدہ ہے کہ چار وید چار رشیوں اگنی وایو ادتیہ انگرا کو شروع دنیا میں الہام ہوئے تھے۔ لہذا آج اس جانب بھی (قطع نظر اس سے کہ یہ کون لوگ تھے کہاں کے باشندے تھے کسی تاریخ میں انکا کچھ ذکر ہے یا نہیں حقیقت میں انکا وجود تھا یا غلطی سے عناصر اربعہ کو رشی مان لیا ہے) آریہ صاحبان سے طریقہ الہام وغیرہ کی نسبت چند سوال کرتے ہیں۔ امید کہ متعصب اور ہٹ دھرم حضرات سے تو قیمتی اوقات کا خون کرنیکی طرف نہ متوجہ ہوں۔ ہاں وہ حضرات جن کے دل میں کسی قدر انصاف ہے ضرور اس طرف رخ کریں۔

۱ ویدوں کے الہام کی کیا صورت تھی۔ آیا ایشور نے خود کسی شکل میں آکر رشیوں سے کلام کیا تھا یا کسی دوسرے وجود کے ذریعہ سے۔ اگر دوسرے کے ذریعہ سے کلام کیا تھا تو وہ کون تھا۔ جواب وید سے عنایت ہو۔

۲ اگر ایشور نے خود کلام نہیں کیا تھا اور نہ کسی کے ذریعہ سے تو کیا رشیوں کو پردہ غیب سے کوئی آواز آتی تھی۔ اگر آتی تھی تو کس طرف سے۔ نیچے سے اوپر سے دائیں سے بائیں سے آگے سے یا پیچھے سے اور یہ کس طرح معلوم ہوا تھا کہ یہ ایشور بانی ہے۔ کیا ایشور نے بتلا دیا تھا کہ میں متکلم ایشور ہوں۔ جواب وید سے تحریر ہو۔

۳ اگر آواز تھی تو کیسی تھی سائیں سائیں اور دائیں دائیں کی صدا تھی یا صاف صاف الفاظ۔ جواب کسی معتبر کتاب یا وید سے ہو۔

۴ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو شخص جن الفاظ سے نا واقف ہوتا ہو وہ اسکی زبان سے متعدد مرتبہ بتلانے سے بمشکل ادا ہوتے ہیں لہذا عرض ہے کہ وہ الفاظ رشیوں کی سمجھ میں جلدی سے آگئے تھے یا ایشور کو بار بار بتلانے پڑے تھے۔

۵ اگر بار بار بتلائے تھے تو بامعنے بتلائے تھے یا بے معنی۔ اگر بامعنی بتلائے تھے تو رشیوں نے انکو مفہوم کو کیسے سمجھا تھا۔ جواب وید سے ہو۔

۶ اگر بذریعہ غیب سے کوئی آواز بھی نہیں آتی تھی تو کیا رشیوں نے اپنے ان خیالات کو جو انسانوں کو عموماً آیا کرتے ہیں الہام سمجھ لیا تھا۔ اگر ایسا تھا تو ہر فرد بشر ملہم ہوا رشیوں کی خصوصیت مفقود۔

۷ چار وید ایک ہی زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ یا بازمنہ مختلف اگر ایک ہی زمانہ تھا تو چاروں رشیوں کو ایک ہی قسم کی آواز یا خیالات آتے تھے یا جدا جدا اگر ایک ہی قسم کی آواز یا خیالات تھے تو چار وید کیوں ہوئے۔ اور اگر خیالات نہیں بلکہ آواز ہی تھی تو یہ کیسے تمیز ہوتا تھا کہ اب فلاں کی پکار ہے۔

۸ ہر رشی کو اس کے شنیدہ مجموعہ کا نام ایشور نے بتلایا تھا یا خود رشیوں نے رکھا تھا۔ جواب وید سے مرحمت ہو۔

۹ وید کے چار حصے کرنیکا حکم ایشور نے دیا تھا۔ یا خود رشیوں نے چار حصوں پر منقسم کیا تھا۔ ہاں یا کسی اور نے۔ اگر کسی اور نے تو کس زمانہ میں۔ جواب وید سے مسطر ہو۔

۱۰ رشیوں نے وید کو زبانی یاد کیا تھا یا کوئی اور طریقہ حفاظت کا معلوم تھا۔

۱۱ مجموعہ حال رشیوں کا جمع کردہ ہے یا کسی دوسرے کا۔ آیا رشیوں نے اسی طریق پر جمع کیا تھا۔ یا کسی دوسری صورت میں۔

۱۲ رشیوں کی تبلیغ و اشاعت کی کیا صورت تھی صرف ویدوں کے الفاظ کی اشاعت کرتے تھے یا مطالب سے بھی آگاہ کرتے تھے۔

۱۳ نزول وید سے پیشتر رشیوں کی کون زبان تھی وہ اپنے مطالب کو کن الفاظ میں ادا کرتے تھے۔ جواب کسی معتبر تواریخ یا وید سے ہو۔

۱۴ جبکہ رشی لوگ سنسکرت سے نا واقف تھے تو ایشور نے وید کو ان ہی کے الفاظ اور ان ہی کے مفہوم میں کیوں نہیں پرکاش کیا۔ (ایک مرتبہ انگریزی میں کہنا اور دوسری مرتبہ اردو میں بتانا کہاں کا اصول ہے) جواب وید سے ہو۔

۱۵ رشیوں سے وید کس نے پڑھا اور پھر اُس سے کس نے اور اس سے کس نے علیٰ ہذا آج تک کا سلسلہ روایت مطلوب ہے اگر یہ سلسلہ نہیں ہے تو کیسے معلوم ہوا کہ یہ وہی وید بلا ترمیم و تنسیخ موجود ہیں جواب وید سے ہو یا کسی معتبر تواریخ سے۔

۱۶ جبکہ سوامی دیانند کوئی ملہم نہیں تھے تو ان کے بتلانے سے کیسے مانا جا سکتا ہے کہ یہ وہی وید موجود ہے۔

مجیب صاحب سے عرض ہو کہ جواب میں کسی رشی کی یا تک سوامی دیانند و لیکھرام وغیرہ کی تصانیف کی نقول سے احتراز کریں اُنکی حقیقت خوب معلوم ہے۔ ہر سوال کا

جواب وید مقدس یا کسی معتبر تواریخ سے ثبت یا منفی میں عنایت ہو خیالی ڈھکوسلہ گری بازی بھی نہ ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اینجانب کی تسلی نہ ہوگی۔

اب دیگر سوالات ملاحظہ فرمائیے اور انکا جواب نہایت عاقلانہ خواہ وید سے یا کسی دیگر معتبر تواریخ سے تحریر کیجئے۔

دیگر سوالات

۱۔ سور۔ کتے۔ شیر۔ بلی۔ بھیڑیئے۔ گیدڑ وغیرہ کا دودھ کھانا آریوں میں جائز ہے یا ناجائز اگر ناجائز ہے تو کیوں؟

۲۔ قانون قدرت کیا چیز ہے آیا محدود ہے یا غیر محدود عقل انسانی اُسپر احاطہ کرسکتی ہے یا نہیں۔

۳۔ انسان کو ایشور کے ہر کام کرنیکا قانون معلوم ہے یا نہیں۔

۴۔ ایشور اس سنسار کو کتنے مرتبہ بنا اور بگاڑ چکا ہے کچھ وید میں ہے یا نہیں۔

۵۔ روحوں کی تعداد کس قدر ہے کچھ وید نے بتلائی ہے یا نہیں

۶۔ روحوں کی تعداد ایشور کو معلوم ہے کچھ ویدوں سے پتہ لگتا ہے یا نہیں۔

۷۔ کیا تناسخ کا ظہور برسات ہی میں ہوتا ہے کہ ہزاروں قسم کے کیڑے کوڑے چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔

۸۔ کس عمل کے کرنے سے کونسا جنم ملتا ہے انکی کچھ تشریح ویدوں میں ہو اگر کوئی چاہے کہ میں دوسرے جنم میں گھوڑا بنوں یا استری تو کون سا عمل کرے۔

۹۔ ایشور کہاں ہے کس حالت میں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ یہ ہے کہاں رہتا ہے وید مقدس میں کچھ ذکر ہے۔

۱۰۔ وید مقدس کے ذریعہ سے یہ بتلائی کہ سوامی دیانند اور پنڈت لیکھرام اپنے اعمال کے باعث آج اور اسوقت اس زمانہ میں کس جون میں ہیں۔

تلک عشرۃ کاملۃ

دیکھا آریہ اخبار تو خیر لیکن ہمارے ناظرین یاد رکھیں کہ مسافر ہمارے ان سوالات کو دیکھکر بہت کچھ بلبلائیگا لیکن فضول۔ ہاں اگر کوئی معقول مہذب جواب دیگا۔ تو اینجانب بھی سمجھنے کی تکلیف کرینگے۔ لیجئے رخصت۔

استفسار حضور انور فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مفصل اور معتبر سوانح عمری مطلوب ہے۔ مکرر عرض ہے کہ معتبر سوانح مطلوب ہے ورنہ یوں تو صدہا موجود ہیں۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو اطلاع دیں۔

(احمد اللہ)

ہم اور ہمارے ناظرین

آجکل اخباروں میں ڈاکخانہ کی عام شکایت چھپتی ہے کہ اخبار نہیں پہنچتا اسی لئے اہلحدیث میں ہمیشہ سرورق پر نوٹس ہوتا ہے کہ فوراً اطلاع کرو اور اپنے ہاں کے ڈاکخانہ والوں کو بھی شکایتی خط بیرنگ بھیجکر انتظام کراؤ۔ مگر ناظرین تعجب سے سنینگے کہ ہر ہفتہ یہ ہدایت ہوکر بھی بعض دوست دو تین مہینوں کے بعد خط لکھدیتے ہیں کہ اتنے ہفتوں سے اخبار نہیں آیا چنانچہ خریدار ۱۴۳ ۲۷ مئی کو لکھتے ہیں کہ ۱۳ اپریل کے بعد کوئی اخبار آپ نے نہیں بھیجا۔ ایسا ہی خریدار ۳۶۹ لکھتے ہیں کہ چار ہفتے گذرے ہیں کہ اخبار اہلحدیث نہیں ملا۔ بتائیے! جبکہ خریدار ہی ایسے خاموش ہیں کہ کئی کئی ہفتوں تک لب نجنبد تو اہالی ڈاکخانہ یا مینجر کیونکر انتظام کرسکتے ہیں الغرض التماس ہے کہ اگر اخبار باقاعدہ ملنا چاہتے ہیں۔ تو جس ہفتہ اخبار نہ پہنچے فوراً ایک کارڈ کی پیشانی پر شکایت ڈاکخانہ لکھکر جسکے اندر کی طرف مضمون ہو بیرنگ اپنے ڈاکخانہ کو بھیجیں سو وہ کچھ نکریں تو صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کو لکھیں اور ایک کارڈ مینجر کے نام لکھیں ایکدو دفعہ ایسا کرنے سے خاطرخواہ انتظام ہوجائیگا۔

حساب دوستان در دل

ماہ جون میں جن اصحاب کی قیمت ختم ہے ان کے نمبر معہ نشان کے درج ذیل ہیں مہربانی کرکے اگر وی پی وصول کرنے میں کوئی عذر ہو تو اطلاعی کارڈ لکھدیا کریں۔ بڑا افسوس ہے کہ بعض دوست اطلاع پاکر بھی اطلاع نہیں دیتے مگر وی پی سے انکار کردیتے ہیں۔ بعض دوست بعد میں عذر کرتے ہیں کہ ہمارے پاس اُسوقت روپیہ نہ تھا۔ اسلئے وی پی واپس چلا گیا۔* سو ایسے دوستوں کو واضح رہے کہ اگر لینا ہو تو روپیہ نہونے سے انکاری نکیا کریں بلکہ فارم یا اخبار پر لکھدیا کریں کہ امانت رکھو اور نمبر وی پی کا جو ڈاکخانہ کی طرف سے سبز کاغذ پر لگا ہوتا ہے یاد رکھیں دو چار روز میں جب روپیہ میسر ہو۔ ڈاکخانہ میں نمبر وی پی بتا کر لے آیا کریں انکاری کرنے کی حاجت کیا ہے۔

بہرحال جن صاحب کو آئندہ اخبار خریدنا منظور نہ ہو وہ مہربانی کرکے کارڈ لکھدیا کریں تو انکی بڑی عنایت ہو۔ انکا تو ایک پیسہ جائیگا۔ مگر انکو سکوت پر اعتبار کرکے وی پی کرنے میں تو ہمارا قریباً ۲/ کا حرج ہوجاتا ہے۔ پس اس التماس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ شرط دوستی یہ نہیں کہ آخر علیحدہ ہوتے

ahmadimuslim.de

وقت تکلیف دیگر علیحدہ ہوں سے درستی رانشاید ایں خقار

منیجر اہلحدیث امرتسر

۱۱۶	گورداسپور	۵۷۵	الور
۱۵۴	کیتھل	۵۷۰	مولا پور
۲۱۷	باسم	۵۷۸	نیر بیلی
۲۵۳	بھیرہ	۵۷۹	آملونڈی کاماں
۳۲۴	جالندھر	۵۸۰	بیلی بہیت
۳۲۹	[illegible]	۵۸۱	پٹواڑہ
۳۳۰	چکہ دھیرپور	۵۸۲	اکوشہ
۳۳۳	داور باڑی	۵۸۳	دردہ
۳۳۴	مانہ	۵۸۶	ٹھٹھی
۳۴۰	دھاریور	۵۹۳	چندا گچھیہ
۴۲۶	دیودھا	۵۹۴	نیہر
۴۲۹	جاکے	۵۹۵	نوشہرہ فیروزپور
۵۳۷	امرتسر	۵۹۸	آگرہ
۵۶۲	ڈیرہ اسمٰعیل	۵۹۹	ہلیال
۵۷۵	ڈولہ پختہ	۶۰۰	سامانہ
۵۷۴	لائل پور	۶۰۵	سٹیشن کیولین
۵۸۵	الور	۶۲۱	فیروزپور
۶۹۷	نوشہرہ	۶۹۱	ہنگولی

طریقہ پرورش اطفال

ازالمنسٹیٹیوٹ گزٹ ۔

پرورش و تربیت اطفال تعلیم اطفال

بعد انکا تربیت اور تربیت و پرورش معقول اطفال کی ضروری اور مقدم ہے ایسے لئے کہ اُن میں قبول تعلیم کی صلاحیت پیدا کردے۔ ہماری خیرخواہان قوم انجمنیں کرتے ہیں اور نزدیک و دور سے عاید کو مدعو فرماتے ہیں اس غرض سے کہ مسلمانوں کے اطفال کی معقول تعلیم کی صورتیں نکلیں۔ اسمیں شبہ نہیں کہ یہ بھی قوم کی ایک بڑی بہی خواہی ہے مگر یہ واضح ہے کہ اگر ابتداہی بھی قواسے روحانی یا جسمانی میں نقصانات آ گئے ہیں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اُس نقصان کے ہوتے ہوئے بچوں کی طبیعت میں اخذ علم کی معقول طور سے صلاحیت پیدا ہو۔

پہلے ہماری بہی خواہان قوم کو لازم ہے کہ جب بچہ چار برس کا ہو تو اُس کی پرورش کے اسلوب پر غور کی نگاہ ڈالیں۔ ہندوستان کا ملک گرم ہے۔ ابتدا میں بچوں کو ایسی غذائیں ہرگز نہ دی جائیں جو بوجہ حرارت کے قبل از وقت قوٰی میں تحریک پیدا کردیں۔ ہندوستان میں اسوقت بھی ایک بڑی اور نہایت ذی فروغ قوم موجود ہے یعنی بنگالی۔ اُن کے بچوں کو گوشت اور ایسی قوی غذائیں جو قوٰی کو قبل از وقت حرکت میں لائیں نہیں دیجاتیں۔ اپنے ہمسایہ ہندوؤں کی حالت دیکھو۔ اقسام گوشت کا استعمال ہندو گھروں میں بہت کم ہے۔ غرض ہر شخص کو جس امر کا لحاظ سب سے پہلے کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ بچوں کو ایسی گرم غذائیں نہ دیں جن سے قبل از وقت بلوغ ہو یا جو تیرہ چودہ برس کے لڑکوں کے انتشار دماغی کا باعث ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری قوم کے والدین اپنے بچوں کی تن پروری کی فکر میں اُن کے قوٰی طبعی اور قوائے روحانی کو برباد کردیتے ہیں۔

مجھے اسوقت نپولین کا ایک قول یاد آگیا۔ نپولین جب سرپر آوردہ ہوا اور تمام فرانس اُس کے قبضہ میں آیا اور تمام یورپ پر اُس کا بڑا دباؤ پڑا۔ تو اُس کا بعد از تجربہ کثیرہ یہ قول تہا کہ افسوس فرانس میں بچوں کی پرورش کے لئے مائیں نہیں ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ بچوں کی پرورش اور نگرانی خصوصاً اسوقت تک کہ وہ پانچ چھ برس کی عمر کو پہونچیں ماؤں سے بڑھکر کوئی نہیں کرسکتا۔ ہماری ہندوستان کی عورتیں عدم تعلیم اور پردہ نشینی کے باعث سے دنیا سے بالکل بے خبر ہیں وہ بالکل اس قابل نہیں کہ کسی فعل کے نتیجہ کو سمجھیں ایسی حالت میں اسکی شدید ضرورت ہے کہ باپ خود بچوں کی نگرانی کرے اور اسکو متعلق بچوں کی ماؤں کو ہدایت معقول دیا کرے۔ جب بچہ دایہ کی گود سے الگ ہو تو پھر اسکو ہرگز عورتوں میں نہ رہنے دینا چاہئے۔ ہم ہندوستانیوں کے گھروں میں لونڈیاں دائیاں مغلانیاں کثرت سے رہا کرتی ہیں۔ والدین کو ہمیشہ یہ چاہئے کہ بچوں کو اس فرقہ سے الگ رکھیں بعد مکتب بچوں کو مہذب لوگوں کی مجلس و صحبت میں بٹھائیں اور ہمیشہ اسکا لحاظ رکھیں کہ خانہ زاد چھوکرے بچوں کے ساتھ نہ رہیں کیونکہ یہی چھوکرے اکثر بہت سی بُری خصلتیں پیدا کردیتے ہیں۔ جو طلبا بچوں کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسا کہ عموماً مسلمان گھروں میں دستور ہے تو انکی چال چلن کو بھی زیر نگرانی رکھیں۔ بچوں کو ہمیشہ ایسے اکھاڑوں میں دینا چاہئے کہ جو اُنمیں سلامت روی پیدا کردیں اور اُن کے اخلاق حمیدہ کو بڑھائیں۔ ماسٹروں اور مدرسوں کو تو اسکو فرض منصبی سمجھنا چاہئے۔ مسٹر یوبنگ سررشتہ تعلیم کے ایک پرانے تجربہ کار آدمی تھے انہوں نے پٹنہ کالج کا ایک

ahmadimuslim.de

فتاوی

سوال نمبر ۱۸۱ - کوئی شخص کا نام محمد ہے تو کنیت ابوالقاسم رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ سننے میں آتا ہے کہ شاید صرف آنحضرت کی حیات تک منع تھا - بعد وفات آپ کے جائز ہے تو آیا یہ ٹھیک ہے یا نہیں اسکو صواب یا ناصواب کی دلیل حدیثوں سے عنایت فرماویں -

راقم خریدار نمبر ۲۰۲ -

جواب نمبر ۱۸۱ - حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بازار میں تشریف لے جا رہے تھے - کہ ایک شخص نے ابوالقاسم کہکر آواز دی آپ نے پھر کر دیکھا اسنے عذر کیا کہ حضرت میں آپ کو نہیں بلاتا بلکہ کسی دوسرے آدمی کو بلاتا ہوں اسپر آپنے فرمایا :- سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی یعنی میرا نام (محمد) تو رکھ لیا کرو - مگر میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھا کرو - بعض علماء نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم کو لیکر نفی عام کی ہے کہ کسی زمانہ میں بھی کنیت ابوالقاسم جائز نہیں - بعض کی رائے ہے کہ چونکہ عرب کے لوگ اکثر کنیت سے بلایا کرتے ہیں اسلئے آنحضرت کے عین حیات میں اشتباہ ہوسکتا تھا - مگر اب نہیں اسلئے جائز ہے فقیر کے نزدیک رائے ثانی معقول ہے مگر رائے اول احوط ہے -

سوال نمبر ۱۸۲ - کوئی مرض متعدی بھی ہے - اگر متعدی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ خسرہ - چیچک - خارش - طاعون وغیرہ پہلے ایک کو ہوتا ہے پھر دوسرے کو ہوتا ہے یا لگ جاتا ہے اور سوا ایسے مرض کے دوسرا مرض ایسا نہیں پھیلتا از روئے قرآن و حدیث جواب عنایت ہو -

سوال نمبر ۱۸۳ - زید کہتا ہے کہ پھل جیسے آم - لیچی - امرود - ناشپاتی وغیرہ بلا اذن مالک اُس کے باغ یا پیڑ سے توڑ کر کھا سکتے ہیں اور جائز ہے مگر جب مالک اسکا آیا تو منع کیا تو یہ جائز نہیں - اگر جائز ہے تو عمر کہتا ہے کہ ہم لوگوں کی غذا اکثر غلہ سے ہے یعنی چاول گندم وغیرہ اور پھل تو کبھی کبھی ملتا ہے - اور روزی ہم لوگوں کو غلہ کے ذریعہ ہے اور اللہ بتر فرماتا ہے کہ من الثمرات رزقا لکم یعنے پھلوں سے روزی دیا - تو بذریعہ قیاس زیادہ غلہ شامل ہو تو کیا یہ بھی جائز ہے - زید نے کہا کہ ثمرات غلہ ہونے کیتے عمر نے کہا کہ پھر اللہ برتر ہو رزق میں صرف ثمرات یعنی پھلوں سے خاص فرمایا - اسکا کیا وجہ جواب قرآن و حدیث سے عنایت فرماویں -

جواب نمبر ۱۸۲ - حدیث میں آیا ہے لا عدوی یعنی کسی کا مرض کسی کو نہیں پہنچتا یہی سوال جو سائل نے کیا ہے کہ ایک کو ہیضہ ہونے سے سب میں پھیل جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے کہا تھا کہ حضرت ایک اونٹ کو خارش ہونے سے سب میں پھیلجاتی ہے حضور نے فرمایا من اجرب الاول یعنی پہلے کو کس نے کی تھی پس جبر نے پہلے کو کی اسی نے پچھلے کو کی - اگر سائل کی تشفی نہو - تو یوں سمجھیے کہ جو لوگ بیماریوں کو متعدی کہتے ہیں اور جو لوگ انکار کرتے ہیں انکا مطلب ایک ہی ہے جس یہ ہے کہ جو بیماریاں بظاہر متعدی معلوم ہوتی ہیں وہ وبائی ہیں اور وبائی بیماری انکو کہتے ہیں جو ہوا میں سمیت پیدا ہونے سے ہوتی ہے - جیسے طاعون - ہیضہ - خارش وغیرہ اور اس قسم کی بیماری کے بھی ڈاکٹر جو متعدی مرض کے قائل ہیں خود ہی کہتے ہیں کہ صرف بیمار کے ساتھ ملنے سے نہیں ہوجاتی بلکہ جب تک انسان میں اس کے اثر قبول کرنے کی قابلیت بھی ہو یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ طاعون زدوں کے ساتھ رہتے بلکہ لپٹ جاتے ہیں مگر انکو نہیں ہوتا اور بعض ذرہ سے قرب و جوار سے مبتلا ہو جاتے ہیں پس حضرت نے جو فرمایا کہ من اجرب الاول (پہلے کو کس نے خارش کی تھی) آجکل کا تجربہ انکو خلاف نہیں مختصر یہ ہے کہ فی الحقیقت مرض متعدی کوئی نہیں جو متعدی معلوم ہو وہ مرض کا تعدیہ نہیں بلکہ ہوا کی سمیت کا اثر ہے - خواہ وہ ہوا اس مریض کے اتصال سے زیادہ متعفن ہوگئی ہو - اگر کوئی شخص اسی کو تعدیہ مرض کہتا ہے تو خیر یہ ایک اصطلاح ہے -

جواب نمبر ۱۸۳ - بلا اجازت مالک کے کوئی چیز لینی یا کھانی جائز نہیں - خدا فرماتا ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل ایک دوسرے کے مال ناجائز طریق سے مت کھاؤ - ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک لڑکا درختوں پر سے پھل اتار کر کھایا کرتا تھا - اسکو لوگوں نے پکڑکر حضور نبوی میں پیش کیا تو آنحضرت نے فرمایا جو نیچے گرا ہو وہ کھایا کر اوپر سے مت اتارا کر - یہ حکم بھی حضور عرب کے عرف عام پر مبنی تھا کہ مالکان باغ نیچے گرے ہوئے پھلوں سے منع نہ کرتے تھے - لیکن جہاں کا عرف ایسا نہو بلکہ گرے ہوؤں سے بھی منع کرتے ہوں تو وہاں گرا ہوا بھی نہ کھایا جائے -

سوال نمبر ۱۸۴ - ایک عورت نے اپنی عمر میں یکے بعد دیگرے تین خاوند کئے اور وہ سب کے سب مومن تھے تو بہشت میں وہ عورت کس کو ملیگی - چودھری جمیعت خان ساکن بہبلیانہ ڈاکخانہ ستراہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

جواب نمبر ۱۸۴ - جس خاوند کے نکاح میں مریگی اسی کو ملیگی - نکاح ثانی ہونے سے پہلوں سے اسکا تعلق ٹوٹ گیا - اُدخلوا الجنۃ انتم وازواجکم تحبرون - قیامت کے روز کہا جائیگا کہ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ -

سوال نمبر ۱۸۵ - متوفی نے ایک قطعہ مکان و کچھ زمین چھوڑکر انتقال کیا اسکو ایک لڑکا ہے اور چار لڑکی از روئے قرآن و حدیث ان میں کس کو کتنا حصہ ملیگا -

سوال نمبر ۱۸۶ - متوفی کچھ جائداد اور ایک لڑکا و چار لڑکی چھوڑکر انتقال کیا بعد تھوڑے زمانہ کے لڑکے نے ایک مہاجن کے یہاں جائداد مشترکہ کو مکفول کیا اور روپیہ سے خاص فائدہ حاصل کیا اسی درمیان میں دو لڑکی متوفی کے انتقال کیا - اس لڑکی کو ایک لڑکا زندہ

ahmadimuslim.de

ہے۔ بالغ ہے اور شوہر بھی اسکا انتقال کر گیا اور بقیہ یک لڑکی فقط شوہر چھوڑ کر انتقال کیا۔ اور دو لڑکی بیح شوہر عیال کے زندہ ہے۔ اور ان کے جو بھائی تھے جنہوں نے جائداد کفول کیا تھا۔ وہ بھی انتقال کیا فقط ذکور ایک لڑکا نابالغ ہے اور بھائی کی بی بی دوسرا عقد کیا اور دو قرآن حدیث کے جو لڑکی زندہ ہے اسکا دادا کے ترکہ میں کیا حصہ ہے اور اس کے بھتیجہ کا کتنا یعنی بھائی کے لڑکیکا اور بہن کے لڑکیکا کتنا اور بہن کے شوہر کا حصہ ہے اور بھائی کی بیوی کا کچھ حق ہے یا نہیں۔ اور جہاں کو دیئے کون ادا کریگا۔

جواب نمبر ۱۸۵۔ کل جائداد کے چھ حصے ہونگے۔ تین سے دو حصے لڑکے کو اور ایک ایک حصہ لڑکیوں کا ہے۔

جواب نمبر ۱۸۶۔ کل جائداد کے چھ حصے ہونگے جتنا لڑکوں نے اُڑا دیا۔ وہ انکے حصے سے وضع کیا جائیگا جس لڑکی کا لڑکا زندہ ہے وہ اسکا وارث ہے اور جس کا کوئی نہیں رہا اسکا حصہ اُس کے بعد زندہ بھائی بہنوں کو تقسیم کیا جاویگا۔ اور بیوی کے مال سے شوہر کو چوتھا حصہ ملتا ہے اگر اُس بیوی کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہ ہو تو نصف ملتا ہے۔

سوال نمبر ۱۸۷۔ کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ سود بنک یا دیگر بنک سے نصرانیوں یا ہندوؤں سے سود لینا اور اپنے مشروع مصرف میں شل خوردونوش کے صرف کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر غیر مشروع مصرف میں صرف کرنا جائز ہے تو نا مشروع کام میں شل مقدمہ بازی وغیرہ انکم ٹیکس رشوت وغیرہ کے صرف کرنا یعنی مال حرام ہو بسو حرام رفت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مسئلہ مذکورہ بالا میں محدثین کیا فرماتے ہیں اور حضرات فقہا کی کیا رائے ہے۔ ائمہ مجتہدین و محدثین متفق الرائے ہیں یا نہیں۔ آیات قرآنی یا احادیث و اقوال فقہا سے خود یا نصرانیوں سے سود لینے کے بارہ میں جو جو ہوں بجنسہ جواب میں درج ہونا چاہیے۔

جواب نمبر ۱۸۷۔ علماء کرام توجہ کر کے جو جواب بھیجینگے درج کیا جاویگا۔

سوال نمبر ۱۸۸۔ امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھادی۔ بعد فراغت نماز مقتدیوں کو معلوم ہو جاوے کہ امام ناپاک یا بے وضو تھا۔ تو کیا مقتدیوں پر بھی نماز کا اعادہ لازم ہو؟ حدیث یصلون لکم فان اصابوا فلکم وان اخطأوا فلکم وعلیہم سے یہ دلیل پکڑنا کہ مقتدیوں کو امام کے محدث یا جنبی ہونے کا علم کی حالت میں بھی اعادہ لازم نہیں صحیح ہے یا نہیں حدیث الامام ضامن قابل حجت ہو یا نہیں۔ اگر ہے تو ضمانت سے کیا مراد ہے۔ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو کہ دارقطنی میں ہے بمقابلہ حدیث مرفوع الامام ضامن قابل حجت ہو یا نہیں بینوا توجروا۔ المستفتی عبدالرحمن عفی عنہ کوٹلی لوہاران۔ ضلع سیالکوٹ۔

جواب نمبر ۱۸۸۔ اعادہ لازم ہے کیونکہ امام مقتدی کے درمیان علاقہ فی الثبوت ہے جب امام کی نماز نہ ہوئی تو مقتدی کی کیسے ہوگی۔ حدیث الامام ضامن کے معنی ہیں کہ امام ادا کرنے میں ذمہ دار ہے یعنی ارکان اچھی طرح ادا کرے کیونکہ مقتدیوں نے اسی کی اقتداء میں کرنے ہیں لیکن صورت مرقومہ میں تو اس نے جو کچھ کیا حقیقتاً عدم کے حکم میں ہے پس حدیث مذکور کو اس مطلب سے کیا تعلق کیونکہ صورت مسئولہ میں تو امام حقیقتاً امام ہی نہیں۔ بلکہ نمازی ہی نہیں تو پھر امام والی حدیث سے میرا استدلال کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا۔ حدیث ان اخطأوا والی سے بھی ہمارے برخلاف استدلال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ حدیث اُن امور کے لئے ہے جو حد اولویت سے اُتر کر جواز کے درجہ پر آ گئے ہوں۔ جیسے اول وقت چھوڑ کر اخیر وقت نماز پڑھنا۔ چنانچہ حدیث مذکور کے سیاق میں یہ بیان مذکور ہے۔ نہ یہ کہ ایسے امور میں بھی جو سرے سے نماز کے منافی ہو۔ حضرت عمر کا قول مسند جو دارقطنی مجھے یاد نہیں۔ غرض اس مضمون کے خلاف کوئی آیت یا حدیث نہیں ہے پس اعادہ لازم ہے۔

سوال نمبر ۱۸۹۔ جس غرض کیلئے نکاح منعقد کیا جاتا ہے اور طرفین کے جو جو حقوق نکاح کے بعد قرار پاتے ہیں۔ اگر ایک جانب سے وہ پورے نہ کئے جاویں۔ تو دوسری جانب کو نکاح فسخ کرنے یا کرانے کی کوئی سبیل ہو یا نہیں خصوصاً ایسی عورت کے لئے جسکا شوہر مدت سے پاگل ہے۔ اور بیچاری نان ونفقہ اور دیگر حقوق زوجیت سے محروم ہے۔ تاکہ دوسرا نکاح کر کے بآرام اپنی زندگی بسر کرنے کا سامان کر سکے۔

سوال نمبر ۱۹۰۔ خاتون کا نکاح بولائیت اپنے ماموں کے صغر سنی میں ساتھ زید نابالغ کے ہوا۔ بعد بلوغت کے اب خاتون وہ عقد فسخ کرنا چاہتی ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟ جواب قرآن وحدیث صحیح سے عنایت ہو۔

سوال نمبر ۱۹۱۔ نابالغ لڑکی کے نکاح کے بارہ میں خدا ورسول سے کیا حکم ہے۔ اور نابالغ لڑکا کے نکاح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کسی صحابی نے کیا ہے یا نہیں اور ایسا فعل کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جواب قرآن وحدیث صحیح سے عنایت ہو۔ ذخیرہ دار ۲۶۶

جواب نمبر ۱۸۹۔ یہ مسئلہ کئی دفعہ اہلحدیث میں آچکا ہے کہ عورت مذکورہ ڈسٹرکٹ جج کو ہاں درخواست دیکر فسخ نکاح کی اجازت لے سکتی ہے۔

جواب نمبر ۱۹۰۔ لڑکی جب بالغ ہو تو اُسے فسخ نکاح کا اختیار ہے حدیث میں آیا ہے۔

جواب نمبر ۱۹۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ کا نکاح سات سال میں کر دیا تھا جو نابالغی کا زمانہ ہے۔

سوال نمبر ۱۹۲۔ گر صحبت کے وقت خاوند اپنی بیوی کے پستان چوستا ہے۔ تو نکاح میں کچھ خلل ہوتا ہے یا نہیں۔ بشرطیکہ وہ خاوند اپنی بیوی کے پستان اُن دنوں میں کبھی چوستا ہے جب کوئی بچہ دودھ پینے والا نہیں ہوتا۔ پستان میں دودھ ہوتا ہے بلکہ پستان خشک ہوتی ہے جسمیں دودھ نہیں ہوتا۔ محمد علی سدی۔ **جواب نمبر ۱۹۲**۔ دونوں صورتوں میں بلکہ دودھ کی حالت میں بھی ہو تو نکاح میں خلل نہیں آتا۔ ہاں اگر دودھ پی لیگا تو اُن علماء کے نزدیک جو رضاع کبیر کے قائل ہیں نکاح فسخ ہونے کا خطرہ ہے جمہور کے نزدیک کوئی نہیں۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

بریلی سے نامہ نگار لکھتا ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری وطن پہونچ گئے ہیں مگر احمد رضا خاں کا ابھی پتہ نہیں ملا۔ نہ معلوم کیا گذری۔ (رجاہ کند رہا چاہ در پیش)

پنجاب میں اس سال گیہوں کی پیداوار بڑی کثرت سے ہوگی۔ اب تک کسی سال اتنی پیدا نہیں ہوئی معمول سے ۱۰ لاکھ ایکڑ زیادہ زمین پر اس سال گیہوں بوئے گئے۔ اندازاً معمول سے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ من گیہوں زیادہ پیدا ہونگے۔

شمالی ہند میں دو تین ہفتہ سے غیر معمولی شدت سے گرمی ہو رہی ہے۔ کوہ ہمالیہ پر برف غیر معمولی طور سے جلد جلد پگل رہا ہے۔ برف کے پگلنے سے پنجاب کے دریاؤں میں پانی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اس سبب سے آب پاشی کی نہروں میں اس سال پانی بکثرت موجود رہیگا۔

شدت گرمی کی وجہ سے پنجاب کے طاعون زدہ اضلاع میں طاعون کم ہوتی جاتی ہے۔ امرتسر میں خاصکر کمی ہے۔ (فالحمدللہ)

ایک آنہ والا ٹکٹ جو ڈاک کے ٹکٹ اور رسید کے ٹکٹ دونوں کا کام دیگا انگلستان میں بن رہا ہے۔ یہ ٹکٹ ماہ نومبر آئندہ تک بن کر ہندوستان آ جائیگا۔

صوبہ مشرقی بنگال اور آسام کے لفٹننٹ گورنر نے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کو ہدایت کردی ہے کہ آئندہ جتنی منظور شدہ پڑہائی کی نئی کتابیں چھپیں وہ ہندوستان کے بنے ہوئے کاغذ پر چھپیں اور ہندوستان کے چھاپہ خانوں ہی میں شایع ہوں۔

بمبئی کے جمشید جی بندر میں دبی ہوئی روئی کی ۷ ہزار بوریاں آگ لگنے سے جل گئیں اندازاً ۲ لاکھ کا نقصان ہؤا۔

رنگون پر وم بابنج ریلوی کے اسٹیشن میں آگ لگ گئی۔ تمام اسٹیشن جلکر خاکستر ہو گیا

بھامو اور چین کے تجارتی راستہ پر دریائے شویلی کا معلق لوہے کا پل گذشتہ سال بہ گیا۔ چینیوں نے اس پل کو اب پھر بنالیا۔

پیر کی شب کو میسور میں زور کی بارش ہوئی۔ تین دفعہ بجلی گری جس سے شہر کے کئی مکانات کو نقصان پہونچا۔

برٹش گورنمنٹ ترکی اور مصری تعلقات کا مسئلہ اٹھانا نہیں چاہتی تہی اور نہ مقدونیہ کے معاملہ میں برٹش گورنمنٹ کا ارادہ تنہا کارروائی کرنیکا ہے۔ جو کارروائی سب سلطنتیں کرینگی انگلستان بہی اسمیں شریک رہیگا۔

لاہور میں عنقریب ایک زنانہ ہائی اسکول قایم ہونیوالا ہے جہاں لڑکیوں کو پردہ کے پورے انتظام کے ساتھ تعلیم دیجائیگی۔

لودہانہ میں چند روز سے گرمی کا زور شور ہے۔ مطلع گرد آلود رہتا ہے۔ شہر میں اب مرض طاعون اور ہیضہ سے امن ہے۔

ایک ہولناک طوفان چاندپور میں آیا۔ جہاز گہاٹ سے اڑکر کہیں کے کہیں جا پہنچے۔ لنگر ٹوٹ گئے اور کئی جہازوں کی چہتیں ہی کہو گئیں۔ ایک جہاز کا تختہ سمن اڑگیا۔ خوش قسمتی سے وہاں کوئی افسر نہ تہا۔ ورنہ بہت سی جانیں ہلاک ہو جاتیں۔ ساحل پر جسقدر بنگلے اور دفتر تھے۔ وہ سب برباد ہوگئے۔ ۲۴ ریل گاڑیاں اڑکر دور جا پڑیں۔ بنگال آسام ریلوی کے ورکشاپ کی چہت اڑگئی۔ مسرز بریڈ کمپنی کے عمارات کا ایک حصہ برباد ہوگیا۔ اور ایک ہیڈ بابو ہلاک ہوگیا۔ طوفان ایک محدود علاقہ ہی میں آیا۔ ورنہ بہت نقصان ہوتا۔ (خدا کی پناہ)

ایسا ہی ۲۴ مئی کو پشاور میں سخت طوفان مع باران آیا۔ بجلی گرنے سے ایک آدمی مرگیا۔ اور ایک سخت زخمی ہؤا۔

کالنز نامی ایک انگریز کو جو روسی جاسوس تہا۔ آغاز سال گذشتہ میں گیارہ سال کی سزا ہوئی تہی۔ مگر اب وہ رہا کردیا گیا ہے۔ کیونکہ پرنس آرتھر آف کناٹ کی سیاست کے موقعہ پر ٹوکیو کے اخبارات میں ایک چٹھی شایع ہوئی تہی۔ اور اس میں سفارش کیگئی تہی۔ کہ جاپانیوں اور انگریزوں کے تعلقات کے اظہار کی خاطر کالنز کو رہا کر دیا جائے چنانچہ حکام نے اس تجویز کو منظور کرلیا۔

گورنمنٹ ہند نے پچہلے ہفتہ میں ضرب سکہ کے لئے ۳۲ لاکھ تولے چاندی خریدی۔ ایک کروڑ ۹۰ لاکھ کی زیر ضرب اور ۶۸ لاکھ ولایت سے آرہی ہے۔

ہفتہ ختمہ ۲۹ مئی کے اندر سوا ضلع سیالکوٹ کے تمام اضلاع میں خفیف بارش ہوئی۔ نرخ ارزاں ہو چلا ہے۔ فصل خریف کی تخم ریزی جاری ہے۔ فصل زائد کی حالت اچھی ہے۔ دہلی کی غیر سیراب زمینوں پر فصل ربیع کا پیداوار اوسط سے کم ہے۔ خصوصاً ضلع جالندہر میں ٹڈی کو کیڑے سے نقصان پہونچا۔ مویشیوں کی حالت اچھی ہے۔ صوبہ بہر میں اب چارہ کافی ہے۔ پانی کی کچھ شکایت نہیں۔

ہندوستانی ریلوں کیلئے سامان خریدنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ کچھ کام ہندوستان کے اندر ہی ہونا قرار پایا ہے۔

بمبئی اور کلکتہ کے مابین تار بذریعہ آلہ ٹائپ رائیٹر چہپکر شایع ہؤا کریں۔ اس طریقہ کو چونکہ نہایت کامیابی ہوئی۔ اسلئے محکمہ تار کا ارادہ ہے کہ اسے وسیع پیمانہ پر جاری کیا جائے۔

گورنمنٹ ہند آئندہ سال مدراس ریلوی اور سدرن مرہٹہ ریلوی کو خریدیگی۔

ahmadimuslim.de

قابل دید کتب

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر ایک مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

حق پرکاش۔ آریوں کے گورو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جنکا یہ مفصل اور مکمل جواب ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱۲/

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳/

تہذیب۔ مہذبوں کو فرائض واضح طور پر بتائے گئے ہیں ۱/

ترک اسلام۔ بابو عبد الغفور (نو آریہ دہرمپال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب۔ شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل۔ قیمت ۶/

ادب العرب۔ صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی طالب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علما نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۸/

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طلبہ بطرز حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱/

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت ۱/

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دہرمپال)

جلد اول۔	قیمت	(۵/)
” دویم۔	”	(۶/)
” سویم۔	”	(۵/)
” چہارم۔	”	

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون سنہ ۱۹[illegible]ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا۔ نہایت عمدہ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

منیجر اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مال ملسکتا ہے۔ اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ عہ سے صہ تک فی عدد کلاہ سادہ ۶/ سے ۹/ تک

” زرین ۸/ سے عہ ” ” زرین عہ سے صہ ”

پٹی دیسی اونی ۲/ سے ۳/ فی جوڑہ پٹی سرخ عہ ” عہ فی جوڑہ

” پشمینہ ۸/ ” صہ ” ” بڑھیا ۱۲/ ” ” ”

کمبل دیسی ۸/ ” ” فی عدد کمبل فوجی ۸/ ” عہ فی عدد

لوئی سفید عہ ” [illegible] ” ” چادر پشمینہ عہ ” صہ فی جوڑہ

جراب و دستانہ اونی ۸/ ” عہ فی جوڑہ بنیان و پاجامہ اونی ۸/ سے صہ ”

” سوتی ۱۲/ سے فی درجن ” سوتی ۶/ ” ۱۲/ تک

فوجی زین خاکی ۱۲/ گز سے عہ تک پٹی برائے کوٹ فی تہان ۸/ سے ”

صافہ لنگی اون ۸/ سے صہ ” ۹ گز آزار بند سوتی ۲/ سے ۴/ تک فی عدد

” ” فلکی ۸/ سے عہ ” ” ریشمی ۱۲/ سے ”

رومال سوتی عہ سے [illegible] تک ” جیبی رومال گردن بابیک وغیرہ دوشالہ عہ تک

” ریشمی ۸/ سے فی عدد جوتہ سادہ ساخت لودیانہ عہ ” فی جوڑہ

دری برائے پلنگ عہ سے تک لنگیاں اوڑھنے کی عہ سے ” ” تک

جوتی لودیانی ۸/ سے ” ” جوتہ زرین ہوشیارپوری ۱۲/ ” ” ”

دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔ رنگین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض صہ سے ” تک

باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں کمربند سیڈل زین بٹن جھالر سوتی و زرین پیچ اونی و سنہری و روپہری و لیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔ نوٹ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جاویگا خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ خوشخط لکھیں۔ المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

حسب الارشاد مولینا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de